قرآن مجید اور
ہماری ذمہ داریاں

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

قرآن مجید اور ہماری ذمہ داریاں

مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے اور اس کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب منیر پر اس لئے ہوا کہ آپ اسکی تعلیم سے انسانوں کا تزکیہ کریں اور ان کے لئے فلاح و اصلاح کی راہیں ہموار فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن محنت فرماکر خدا کے اس پیغام کو کماحقہ انسانوں تک پہنچا دیا۔ نہ صرف پہنچا دیا بلکہ قرآن حکیم کے وہ مقالات جن کے سمجھنے میں کوئی دقت پیش آسکتی تھی اسے اپنی خداداد صلاحیتوں سے یوں بیان فرمایا کہ آپ کی احادیث جو درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی روداد ہیں۔ جسے صحابہ کرام نے محفوظ کیا ایک مستقل تفسیر کی صورت اختیار کر گئی۔

کتاب اللہ کے مطابق یہ بات مسلمہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں۔ اور آپ کا یہ وصف "ختم نبوت" جہاں آپکی اس عظمت اور رفعت پر دلالت کرتا ہے کہ قیامت تک کے ہونے والے انسانوں کے لئے رہبر اور رہنما آپ ہی ہیں۔ وہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد تعلیم کتاب اور تزکیہ قلوب کی کونسی صورت رہ جاتی ہے اور قیامت تک کے لئے دینے کے دین کا داعی کون ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید کے قاری کے لئے اس بات کا سمجھنا اس لئے دشوار نہیں کہ پروردگار عالم نے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے بارے میں اپنے کلام میں یہ ارشاد فرمادیا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط (سورۃ آل عمران)

تم بہتر ہو ان سب امتوں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہم مسلمانوں کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ ہم نیکی کے نظام کو پھیلانے

Marfat.com

اور برائی کے نظام کے خاتمے کے لئے اپنی مساعی بروئے کار لائیں اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے مقاصد کی تکمیل سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں اور ظاہر ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے یہاں پر یہ امر بھی ہماری نگاہوں سے پوشیدہ نہیں کہ سخی وہی ہوتا ہے، جو کچھ عطا کرے اور دکھائی اسی کو دیتا ہے جس کی نظر سلامت ہو۔ خالی ہاتھ معطی نہیں بن سکتے۔ اور بجھی شمعیں روشنی نہیں دیتیں۔ مسلمان خیرِ امت جب ہی ہو سکتے ہیں کہ وہ قرآن مجید کی دولت جو خیر ہی خیر ہے اور نور ہی نور ہے۔ ایمان و عمل کے لحاظ سے مفلس انسانوں کے درمیان تقسیم کریں اور یہ جب ہی ممکن ہوگا، کہ مسلمانوں کے اپنے دامن اس نور سے بھرے ہوئے ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دعوتِ قرآن مجید کو سمجھا جائے اور ایک تڑپ اور لگن کے ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی سعی کی جائے۔ اس اہم مقصد کی خاطر قرآن مجید مسلمانوں پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے، انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے سمجھا جا سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

اے قرآن والو! قرآن سے تکیہ نہ لگاؤ۔ رات دن اسکی تلاوت یوں کرو، جیسا کہ اس کا حق ہے اس کو پھیلاؤ۔ اور اس میں تدبر کرو تاکہ تمہاری فلاح ہو۔ اور اس کا ثواب (بدلہ) لینے میں جلدی نہ کرو۔ بے شک اس کی ضرور ایک جزا ہے۔

یاد رہے کہ "اہل القرآن" بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دل پوری طرح یہ یقین رکھتے ہوں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام، اسکی کتاب اور انسانوں کے لئے اس کا ہدایت نامہ ہے۔ اور یہ یقین بھی ہو کہ قرآن کے علاوہ جتنے ضابطے و قوانین اور کتابیں ہیں، وہ کامل نہیں اور سینوں میں عظمتِ قرآن کے نقوش اس قدر گہرے ہونے چاہئیں کہ خدا کی کتاب کا تعلق جنون اور شیفتگی کی صورت اختیار کر جائے۔

حضرت عکرمہؓ کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ وہ جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو بے ساختہ ان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو جاتے۔ هٰذَا كَلَامُ رَبِّي، هٰذَا كَلَامُ رَبِّي۔ یہ میرے رب کا کلام ہے۔ یہ میرے رب کا کلام ہے۔ اور یہ کہتے کہتے ہی بے ہوش ہو کر گر جاتے۔

حضرت عثمانؓ رات کی نماز میں اس قدر قرآن حکیم پڑھتے کہ ساری رات گزر جاتی۔ حضرت حسن بصری فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ رات قرآن مجید پڑھتے پڑھتے اتنا روتے کہ آپ کو گھر میں قیام کرنا پڑتا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کی عیادت کے لئے آنے لگتے۔ تلاوت کے لئے گریہ وزاری کے احوال صحابہؓ کے ہاں اس قدر زیادہ ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔

بات جو چل رہی تھی، وہ تھا مسلمانوں کا "اہل القرآن" ہونا۔ تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ قرآن مجید اور اس کی تعلیمات پہ دل سے ایمان رکھیں۔

قرآن مجید پر ایمان اور یقین کے بعد اس کا دوسرا حق جو مسلمانوں کے ذمے پڑتا ہے، وہ ادب اور احترام ہے اور اسی کی طرف مذکورہ صدر حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ

قرآن مجید سے تکیہ نہ لگاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک میں محدثین نے جو معنی لیا وہ یہی ہے کہ قرآن مجید سے تکیہ نہ لگایا جائے۔ اس کی طرف پیٹھ نہ پھیری جائے۔ اور اس کی طرف پاؤں پھیلانے سے اجتناب کیا جائے۔ البتہ بعض محققین نے یہ بھی کہا ہے کہ "قرآن پہ تکیہ نہ لگاؤ" کنایہ استعمال ہوا ہے۔ یعنی اس سے صرف حصول برکت ہی کے لئے نہ استعمال کیا جائے بلکہ اسکی تعلیمات پہ عمل بھی کیا جائے۔

اس کے علاوہ تلاوت سے پہلے طہارت کا اہتمام، مسواک کا استعمال، قبلہ رُو ہو کر پڑھنا، صدق دل نیت، حضور قلب، تعوذ اور تسمیہ سے آغاز کرنا بھی قرآن مجید کی تلاوت کے آداب میں شامل ہے۔

حدیث شریف کے دوسرے ٹکڑے میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

دن رات اس کی تلاوت یوں کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ایمان اور ادب و توقیر کے بعد سب سے پہلے ہمارے ذمہ قرآن مجید کا جو حق لازم ہوتا ہے، وہ اس کی تلاوت ہے اور عربی میں تلاوت کے دو معنی مستعمل ہیں ایک پڑھنا اور دوسرا پیروی کرنا۔

ہم عجمی ہیں اور عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اس بنا پہ تلاوت کے لئے ہمیں سب سے پہلے قرآن مجید

Marfat.com

کو صحت کے ساتھ پڑھنے کا طریقہ سیکھنا چاہئے اور اس سلسلہ میں تجوید یعنی شناخت حروف اور ان کے مخارج قوانین کی پابندی رکھنی چاہئے۔ وگرنہ مفاہیم قرآن مجید کے خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ آہستہ آہستہ پڑھنا، خوش الحانی سے قرأت کرنا قرآن مجید کا یاد کرنا اور تلاوت کردہ آیات کے معانی اور مطالب سمجھنے کی کوشش کرنا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلام کی پیروی اور اتباع کرنا تلاوت کے مفہوم میں آتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (البقرہ ۱۲۱)

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس کی تلاوت ایسے کرتے ہیں، جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ درحقیقت یہی، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس کے منکر ہوں، تو وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں قرآن مجید جاننے والوں کی کمی نہیں۔ علماء ہیں، حفاظ ہیں۔ اور قراء موجود ہیں لیکن تعداد و آبادی کے لحاظ سے "تعلیم کتاب" کا کام اس بھرپور طریقے سے نہیں ہوا، جس طرح ہونا چاہئے تھا سینکڑوں نہیں، ہزاروں لوگ جدید تعلیم کے عام ہو جانے کے باوجود صحت سے قرآن مجید پڑھ بھی نہیں سکتے۔ فہم و مطلب کا سمجھنا تو دوسری بات ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان من حیث الجماعت "تعلیم کتاب" کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ اور عشق و محبت کے ساتھ اپنے آپ کو قرآن مجید کے سپرد کر دیں۔

حضرت ابوذر رضؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا، یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تقویٰ کو لازمی اختیار کرو۔ اس لئے کہ یہ تمام امور کا اصل ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مزید ارشاد فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ لَّكَ فِى الْاَرْضِ وَ ذُخْرٌ لَّكَ فِى السَّمَآءِ

قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ اس لئے کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں خزانہ

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ "میری اُمت کی رونق اور فخر قرآن مجید ہے۔"

سنن ابی داؤد شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب کوئی قوم اللہ کے گھر میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر "کتاب اللہ" کی تلاوت اور اس کے پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کرتی ہے تو اللہ کی طرف سے ان پر سکینہ (سکون قلب) نازل ہوتی ہے۔ رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

مذکورہ اوّل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "حق تلاوت" کی تلقین کے بعد ارشاد فرمایا۔ "وَ اَفْشُوْہُ" یعنی اسے پھیلاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنی ساری ظاہری زندگی قرآن مجید کی تعلیم میں گزاری اور نبی اور رسول ہونے کے لحاظ سے پروردگار عالم نے آپ کی بعثت کا مقصد بھی یہی ٹھہرایا تھا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ۔ (النحل ۴۴)

اور ہم نے اتارا آپ کی طرف "ذکر" (قرآن مجید) تاکہ آپ لوگوں کے لئے جو کچھ ان کے لیے اتارا گیا ہے واضح کردیں۔

یہی نہیں، بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمت میں سے افضل بھی اسی کو قرار دیا۔ جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید سیکھتے اور سکھاتے ہیں

درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان خیر پر رہے۔ اور خیر اور شر کی تمیز کے لئے پیمانہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن حکیم ہے۔ اس لحاظ سے اس "کتاب" کائنات کا سیکھنا اور سمجھنا تمام انسانوں کے لئے ضروری ہے۔

مسلمانوں کی ذمہ داری اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ انہیں "معلم انسانیت" ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انہی کی محنت کے نتیجہ میں انسانیت کے خزاں رسیدہ گلستان میں ایمان اور نیکی کی بہار آسکتی ہے اور یہ سارا کام اسی صورت میں ممکن ہے کہ قرآن مجید کو پھیلانے کا کام قوت کے ساتھ کیا جائے۔

Marfat.com

حالات کا تقاضہ بھی یہی ہے اور انسانی دنیا کی ضرورت بھی اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہیں حقائق کا فہم اور تعارف بصورت قرآن مجید کرایا جائے۔ اس اہم مقصد کی خاطر ہمیں دو محاذوں پر کام کرنا ہے۔ ایک تو ان لوگوں کے لئے جن تک قرآن مجید کی دعوت مؤثر طریقے سے پہنچ نہیں پائی اور دوسرے اپنے مسلمان بھائیوں کے اندر یہ کوشش کرنی ہے کہ ان کا ذوقِ قرآن فہمی بڑھے اور وہ اپنے آپ کو اس قابل بنا سکیں کہ ان کے دین کا نور ان کے دم قدم سے چار دانگ عالم میں پھیل جائے وَبِیَدِ اللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

قرآن مجید کو پھیلانے کا کام علماء مشائخ اور حکومت بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ اگر یہ فہم مضبوط ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس اہم ذمہ داری سے متعلق ضرور سوال کرے گا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ

(البقرہ : ۵۹)

بیشک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ان روشن دلیلوں اور ہدایت کو جنہیں ہم نے لوگوں کے لئے کتاب میں خوب کھول کر بیان کر دیا ہے تو اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرتے ہیں سب لعنت کرنے والے۔

ہمارے ہاں قرآن مجید کو قرآن اور کتاب اللہ کی حیثیت سے پھیلانے کا معاملہ نہایت سرد ہے۔ علماء و مشائخ فرقہ واریت کا شکار ہیں۔ الا ماشاء اللہ اور حکومت کے ہاں پہلے تو اس قسم کا کوئی شعبہ ہے ہی نہیں۔ جو دعوتِ الی اللہ اور ابلاغ قرآن کے لئے کام کرے۔ اور اگر کچھ ہے تو وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔

بہر حال ایک سچے مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خود قرآن مجید سیکھے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعی کامل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک پر عمل کرنے کا شرف حاصل کرے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً

میری طرف سے پہنچا دو، خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث شریف، جس سے ہم نے کلام شروع کیا تھا، اس کا اگلا حصہ یہ ہے۔

وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

Marfat.com

اور اس میں تدبر کرو، تاکہ تمہاری فلاح ہو

قرآن مجید نے خود بھی تدبر کی دعوت دی ہے۔

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

ہم نے تمہاری طرف برکتوں والی کتاب نازل کی تاکہ (لوگ) اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور سمجھدار لوگ نصیحت حاصل کریں

جہاں تک قرآن مجید میں غور و فکر اور تدبر کا تعلق ہے تو یہ علماء کا کام ہے اور علماء بھی ایسے جو علوم عربیہ اور اصول، لغات وغیرہ سے واقف ہوں۔ بصورت دیگر جہلاء کی وہ آراء جو درحقیقت خواہشات نفسانی اور حرکات شیطانی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ شامل ہو جانے کی وجہ سے قرآن مجید میں تحریف کے خدشات پیدا ہو جاتے ہیں عوام کے لئے یہ ہی مناسب اور اولیٰ ہے کہ وہ مستند اور متقی علماء کی تفاسیر کا مطالعہ اس انداز سے کریں کہ محاسبہ نفس ہو۔ اور عوامی تدبُّر اور تعقُّل اسی نوعیت کا ہوتا ہے۔ بلکہ خواص بھی قرآن مجید میں تدبُّر، تلاش معانی کے ساتھ ساتھ حصول محبت، جستجوئے حقیقت، معرفت صدق اور عبرت اور موعظت ہی کے لئے کرتے ہیں۔

خواجہ حسن بصریؒ نے ایک پوری رات (اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا) کے تکرار میں گزار دی۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا، اس میں عبرت ہے۔

خود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ آپ نے ایک رات یہ آیت تلاوت کرتے کرتے صبح فرما دی اور آپ کا اس میں تدبر محبت ہی کے لئے تھا۔ آیت یہ ہے:۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

تو اگر انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے، تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے۔

ہم یہاں اپنے دوستوں کو جہاں یہ مشورہ دینا پسند کریں گے کہ وہ روزانہ کم از کم قرآن مجید کی ایک آیت ضرور اس طرح تلاوت کریں کہ اس کے معانی اور مطالب ان کے دل میں جاگزیں ہو جائیں۔ اور وہ تقاضے اور احکام جو اس آیت میں منجانب اللہ ہوں، ان پر عمل حاصل ہو جائے۔ وہاں یہ بھی ان کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ قرآنی تعلیمات کے پرچار اور دعوت و تبلیغ کے وقت اجتہادانہ انداز سے گریز کریں اور

Marfat.com

اس بات پر کڑی نظر رکھیں کہ قرآن مجید "قرآن مجید" ہی کی صورت میں لوگوں تک پہنچے۔

ایک حدیث شریف کا مضمون ہے کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر ٹھیک بھی ہوا تو پھر بھی وہ خطاکار ہے۔

"تَدَبُّرُ فِي الْقُرْآنِ" کے علاوہ "تَدَبُّرُ لِلْقُرْآنِ" بھی کتاب اللہ کا ایک اہم تقاضا ہے۔ یعنی یہ سوچنا کہ قرآن مجید کا نفاذ کیونکر ممکن ہو۔ اور وہ کون سی تدابیر ہو سکتی ہیں جنہیں اگر اختیار کیا جائے تو اسلامی معاشرہ قرآنی رنگ لے سکتا ہے۔

یہ سارے ہی کام مقبول اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ ان میں خلوص اور اخلاص شامل ہوں اور وہ لوگ جو "قرآن مجید" کو پھیلانے کی تڑپ رکھتے ہیں، وہ بے لوث کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف کے آخری ٹکڑا میں یہی ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید پر جزا میں عجلت نہیں برتنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں چھوڑتا۔ وہ ضرور جزا عنایت فرما دیتا ہے

مذکورہ کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

اہل القرآن ہونے کے لئے	ایمان وادب
زندگی کو سمجھنے کے لئے	تلاوت کتاب اور اس کی دعوت
حصول معرفت کے لئے	تدبر و تعقل
اور انقلاب کے لئے	اخلاص اور بے لوث جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

Marfat.com

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورہ یوسف، سورہ یٰس)	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام
صفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی باران برکت ◆ حسن السمت ◆ فکر بنات ◆ فکر شباب ◆ معیار عمل ◆ بار امانت

◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابودرداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ

◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ

◆ ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورہ یوسف سورہ یٰس)	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی وفنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل نور کی حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیات جاوداں کا پیغام
صفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکر بنات ◆ فکر شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابو درداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
◆ ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com